REGD E-P. No 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

جلد ۶ || ۲ر امان ۱۳۳۶ ہش - ۲۹ر رجب ۱۳۷۶ھ - ۲ر مارچ ۱۹۵۷ء || نمبر ۹

جناب گورنر صاحب کیرالہ سٹیٹ (جنوبی ہند) کا

جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین

جناب شری بی راما کرشنا راؤ صاحب گورنر کیرالہ سٹیٹ اپنے خط بنام جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں:-

"مجھے آپ کا خط مورخہ ۲/۵ ملا۔ جس کے ساتھ اخبار "بدر" کا ایک پرچہ بھی ہے جس میں آپ نے یوم جمہوریت پر اپنی طرف سے اپیل شائع کی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہندوستان کا "یوم جمہوریت" اب قومی تہوار بن گیا ہے۔ اور ہر شخص اپنی قوم یا مذہبی خیالات سے قطع نظر اس کو مناسب رنگ میں منا رہا ہے۔

میں احمدیہ جماعت کے کارناموں کو ایک عرصہ سے دیکھ رہا ہوں اور بہت سے احمدی میرے دوست ہیں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ یہ اس جماعت کی متواتر اور مستقل پالیسی ہے کہ ملک کی حکومت کے ساتھ وفاداری کی جائے۔ حب الوطنی اسلامی تعلیم کے بنیادی اصولوں میں سے ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی طرف سے عمل میں لائی جائے گی۔

ہم اس وقت بہت نازک دور سے گذر رہے ہیں اور ہندوستان امید کرتا ہے کہ اس میں بسنے والے سب مرد اور عورتیں وفاداری سے حب الوطنی کے طریق پر چلیں گے۔ اور جو بھی حالات پیدا ہوں ملک کے متعلق اپنے قومی فرائض ادا کریں۔

زیادہ آداب

آپ کا مخلص

دستخط بی۔ راما کرشنا راؤ

راج بھون ترِیوینڈرم

(مترجمہ برکات احمد راجیکی بی۔اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۴ر فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

آج حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور ایک گھنٹہ تک اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ شام کو حضور سے بعض مقتدر اصحاب ملنے کے لئے تشریف لائے۔ جنہیں حضور نے ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ ربوہ ۲۵ر فروری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو دو دن سے اعصابی تکلیف ہے۔ اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ اور انتڑیوں میں بھی درد ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ر فروری آج چار بجے کی گاڑی ربوہ سے محترمہ بیگم صاحب صاحبزادہ مرزا رحیم احمد صاحب مع اپنی دونوں بچیوں کے بخیریت واپس تشریف لے آئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک نیز اسی گاڑی محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان بھی ربوہ سے مع اہل و عیال واپس تشریف لے آئے۔

محترم انڈونیشین قونصل کی قادیان میں آمد

جناب صدر الدین تکی پونو صاحب انڈونیشین قونصل متعین بمبئی دہلی میں منعقد ہونے والے ایک ضروری اجلاس پر جاتے ہوئے تین دن کے لئے زیارتِ قادیان کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ جو قادیان پہلی بار تشریف لائی ہیں۔

محترم قونصل صاحب قادیان میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ اور قادیان میں ۱۹۴۲ء تک آپ کا قیام رہا۔ اور قبل ازیں کراچی میں انڈونیشین سفارت خانہ میں فرسٹ سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیتے رہے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان نے قادیان سٹیشن پر ۲۶ر فروری کو آپ کی آمد پر آپ کا استقبال کیا۔ ہار پہنائے اور احمدیہ چوک میں جماعت احمدیہ نے زیر انتظام حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی (قائمقام امیر مقامی و ناظر اعلیٰ) آپ کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ اور تمام احباب نے آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ ار مارچ کو صبح سوا دس بجے کی گاڑی سے عازم دہلی ہو رہے ہیں۔ امرتسر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے جناب چوپڑہ صاحب اے۔ڈی۔ ایم اور جناب ایس پی صاحب نے استقبال کیا۔ اور دربار صاحب اور جلیانوالہ باغ دکھائے اور ضلع مذا کی طرف سے بٹالہ سے آپ کے پہرہ کے لئے ایک ہیڈ کانسٹبل اور چار کانسٹبل متعین کئے گئے۔ ہر دونوں اضلاع کے حکام کے جناب قونصل صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ ممنون ہیں۔

قادیان میں پولنگ

آجکل بھارت بھر میں صوبائی اسمبلیوں اور لوک سبھا کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ انتخابات کے تعلق میں جلسے۔ جلوس۔ پراپیگنڈا وغیرہ لوازم اپنے پورے جوبن پر ہے چنانچہ قادیان بھی ایسی گہما گہمی سے خالی نہیں۔ بعض اوقات تہجد کے وقت جلوس نکلتے۔ بٹالہ و قادیان کے حلقہ سے اسمبلی کے لئے صدر ضلع کانگرس پنڈت گورکھ ناتھ صاحب (ایم۔ایل۔اے) کو کانگرس کی طرف سے ٹکٹ دیا گیا ہے۔ ان کے مقابل پر ڈاکٹر کے سردار دھرم راج سنگھ وکیل (اکالی) اور رتن لال جین اور ڈھونڈے رام (آزاد) کھڑے ہوئے۔ اور پارلیمنٹ کی نشست کے لئے پروفیسر دیوان چند شرما کو کانگرس نے اپنا نمائندہ قرار دیا اور ان کے مقابل پر بھی بعض افراد کھڑے ہوئے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

احمدی خواتین کی شہریت میں تبدیلی

تقسیم ملک کے وقت قادیان کی مستورات اور بچوں کو مجبوراً قادیان سے جانا پڑا۔ لیکن جونہی ملکی حالات سازگار ہو گئے۔ تو پاسپورٹ سسٹم جاری ہونے سے قبل قادیان میں مقیم بعض درویشان کی بیویاں مستقل پرمٹ پر قادیان آگئیں۔ لیکن جو اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں وہ پاسپورٹ پر لمبا ویزا حاصل کر کے آگئیں۔ بعد ان کے لئے ہندوستانی شہریت کے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے گو بین الاقوامی قانون یہ ہے کہ خاوند کی شہریت ہی بیوی کی شہریت سمجھی جاتی ہے۔ مگر ہند و پاکستان کی مملکتوں کے خاص حالات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس بارہ میں خاص طور پر فیصلہ

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۷ء

تعمیری کام

اگرچہ سورت جمعہ کی ابتدائی آیات میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر ہر دو زمانوں میں آپ کے کام ایک ہی قسم کے بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ اولین و آخرین کی تربیت و اصلاح ایک ہی نہج پر کی جانی مقدر تھی۔ جیسا کہ منعم اللہ فرماتا ہے:-

هو الذی بعث فی الامیین
رسولا منهم یتلوا علیهم
آیاته ویزکیهم ویعلمهم
الکتاب والحکمة وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین
وآخرین منهم لما یلحقوا
بهم وهو العزیز الحکیم۔
(جمعہ ع ۱)

ان آیات کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں جن چار عظیم الشان کاموں کے سرانجام دینے کا ذکر کیا گیا ہے یعنی تلاوت آیات تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت، آپ کے یہی کام آخرین کی بعثت کے وقت بھی نمایاں ہونے والے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے جس خوبی اور شان سے پہلے زمانہ میں دنیا نے آپ کے ان کاموں کو پایۂ تکمیل کو پہنچتے دیکھا ضرور ہے کہ آخری زمانہ میں بھی آپ کا ظل کامل اور اس کی جماعت انہیں تعمیری کارناموں کی بدولت پہچانی جائے!!

آج سے پون صدی پہلے جب اُمت محمدیہ حد درجہ کی گمراہی کے گڑھے میں گر چکی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی اس بشارت اور وعدہ کے مطابق ایک روحانی راہنما کے ذریعہ امت کی ترقی اور اُس کی سربلندی کے سامان کر دیئے چنانچہ اس برگزیدہ انسان کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی اور دنیا میں وہ بیج بویا گیا۔ جو اپنے وقت پر پھوٹا کونپل نکال پروان چڑھا اور اب وہی ایک درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی وسیع شاخیں گھنا سایہ اور اس کے شیریں پھل ایک دنیا کی کشش کا موجب بن رہے ہیں۔

اس جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے کئی قسم کی مخالفت کی آندھیاں چلیں طوفان اُٹھے۔ مگر خدا کے خاص فضل سے وہ برابر جڑ پکڑتا اور اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اس کی حیرت انگیز ترقی جہاں مخالفین کے لئے

لیغیظ بهم الکفار

کا نمونہ دکھاتی ہے۔ وہاں بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو رہی ہے۔

اسی پرچہ میں دوسری جگہ جماعت احمدیہ کے نائیجیریا مشن کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ درج ہے۔ اس میں سے خط و کتابت کے زیر عنوان ذیل کا حصہ خاص طور پر قابل غور ہے مبلغ صاحب لکھتے ہیں:-

"ایک خط ہندوستان سے (مقام گیا، بہار) ایک شخص عبد الصمد نامی کا موصول ہوا۔ اس میں سب سے پہلے یہ لکھا تھا کہ آپ کے نائیجیریا مشن سے تعارف مجھے الیاس برنی کی کتاب اور Makki Publication سے ہوا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے لکھا ہے کہ جس رنگ میں ان دونوں نے احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ لوگ کوئی تعمیری کام نہیں کر رہے۔ بلکہ ان کی کارروائیاں تمام تر تخریبی ہیں۔ کیونکہ دراصل اسلام کی خدمت احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے جس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں تبلیغی مشن قائم ہیں۔"

کس قدر عبرت کا مقام ہے کہ الیاس برنی وغیرہ مخالفین احمدیت نے تو اپنی کتابیں عوام الناس کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے لکھیں مگر یہی مخالفانہ لٹریچر بعض سعید روحوں کو احمدیت کے قریب لانے کا موجب ہوا!!

اصل بات یہ ہے کہ حقیقت شناس دنیا ٹھوس اعمال اور اُن کے نتائج پر نگاہ رکھتی ہے۔ ایک طرف اُسے خدمت و اشاعت اسلام کا عالمگیر عملی نمونہ دکھائی دیتا ہے۔ تو دوسری طرف محض خالی خولی دعوے اور منفی قسم کی کوششیں اور نعرہ بازیاں [illegible]

دینے پر مجبور ہوتی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ محض نعرے لگانے سے کسی قوم کے تعمیری کام انجام پذیر نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے ٹھوس کام اور مثبت پہلوؤں پر عمل جد و جہد کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً سب سے پہلے راہنمائی کے لئے واضح دل و دماغ اور مضبوط بازوؤں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد جملہ افراد جماعت کے باہمی اتحاد اور لگاتار قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ جماعت احمدیہ کے سوا دیگر کسی اسلامی جماعت کو یہ نعمتیں حاصل نہیں پھر وہ تعمیری کام کریں تو کیسے!! یہ جماعتیں تو پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہیں۔ نہ ان کی کوئی تنظیم نہ اُن کا کوئی راہنما مگر خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر اس کی راہنمائی میں تمام دنیا میں اپنے کام میں مصروف ہے۔ یہی اس کا قوی دل اور روشن دماغ ہے۔

سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھوں ان عملاء کو ایک سلک میں منسلک کر دیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پہلے جانشین اور خلیفہ ہونے جماعت کے شیرازہ کو محفوظ رکھا اور اُسے ترقی کی منازل کی طرف بڑھاتے چلے گئے۔ جب اک زمانہ گذرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس منصب پر ایک دوسرے مقدس وجود کو کھڑا کر دیا۔ جو اس وقت جماعت کے امام ہیں۔ آپ نے اپنی خدا داد قابلیت اور غیر معمولی تائید الٰہی کے ساتھ ہر قسم کے مخالف حالات میں جماعت کی کشتی کو محفوظ رکھا۔ اور اُسے ساحل مقصود کی طرف بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ بالخصوص جبکہ دیگر اسلامی جماعتیں نہ صرف ایسے راہنما سے محروم ہیں بلکہ اس کے لئے ترس رہی ہیں۔ بطور مثال ذرا ہندوستان کے اہلحدیث کی مایوسی ملاحظہ ہو:-

"پنجاب کی وادیوں سے لے کر بنگال کی کھاڑیوں اور کشمیر کے مرغزاروں سے لے کر راس کماری کے ساحل تک پوری جماعت اور جماعت کا ایک ایک فرد بے چین ہے، مرکزیت کا متلاشی ہے صحیح تنظیم کی اسے تلاش ہے۔ ایک علم کے نیچے اور ایک صدر یا امیر کی رہنمائی میں دوسری دینی تحریکات کے دوش بدوش کھڑا ہو جانے کے لئے سیماب وار مضطرب ہے۔"

(اہلحدیث دہلی ۱۹ ؍ ۵۶)

پھر جس طور سے جماعت کے تمام افراد اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

تعاونوا علی البر والتقویٰ

کا عملی نمونہ دکھاتے ہیں وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں جو ایک زندہ اور فعال جماعت کا امتیازی نشان ہے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج باوجود غریب افراد کی جماعت ہونے کے اس نے وہ کام کر دکھائے ہیں کہ بڑی بڑی اسلامی ریاستوں کو بھی اس کی توفیق نہیں ملی۔

دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کروا کر ان کی اشاعت کا اہتمام ہو رہا ہے دیگر اسلامی لٹریچر انہیں لوگوں کی زبان میں طبع کیا جا رہا ہے۔

ہر ملک میں مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ جو اس ملک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے مرکز کا کام دیتی ہے۔

علاوہ ازیں سینکڑوں نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے عزیز و اقارب اور محبوب وطن کو خیرباد کہہ کر دور دراز کے بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جا رہے ہیں۔ ان کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سال کے آغاز میں جب اخبار الجمعیۃ دہلی کے پاس الیاس برنی صاحب کا ایک رسالہ ریویو کے لئے موصول ہوا تو اخبار مذکور نے جماعت احمدیہ کی اس امتیازی شان کا کھلے بندوں اعتراف کیا اور تمام مخالفین احمدیت کو معقولیت سے تعمیری کام کی دعوت دی اور لکھا:-

"ہمارا خیال ہے کہ قادیانیت کی رفتار دلائل اور مناظرہ بازیوں سے کبھی نہیں رُک سکتی ان کا توڑ صرف یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہمارے تبلیغی مشن پہونچیں۔ اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہو اور مسلمان منظم ہو کر اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کریں۔

ہم دلائل پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور حریف نے دوسری راہوں سے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے ضرورت ہے کہ قادیانیت کو ختم کرنے کیلئے ہم بھی باہر کی دنیا میں کچھ کام کر کے دکھائیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۵۶ ؍ ۵)

الغرض جماعت کے تعمیری کام کا یہ ایک سرسری خاکہ ہے جو شخص بھی مذکورۃ الصدر سورۃ جمعہ کی آیات میں

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضؓ کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی وفات کی خبر گذشتہ اشاعت میں دی جا چکی ہے آپ لاہور میں ۱۹ر فروری کی صبح کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ اور ۲۰ر فروری کو جلسہ مصلح موعود کے اختتام پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے بعد دو لڑکے چار لڑکیاں چھ پوتے سات نواسیاں اور چھ نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے جو قیمتی نوٹ اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے اسے افادہ احباب کے لئے اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ جن امور کی طرف حضرت میاں صاحب نے احباب جماعت بالخصوص نوجوانوں کو توجہ دلائی ہے۔ اس قابل ہے کہ ان باتوں کو دل میں جگہ دی جائے اور ان پر عمل کرنے کی سعی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ اور ہم سب کو ان جدا ہونے والے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیٹر)

ابھی ابھی لاہور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ ڈاکٹر صاحب جن کی عمر اٹھاسی سال کے قریب تھی۔ چند ماہ سے بیمار چلے آتے تھے اور گو درمیان میں کچھ افاقہ ہو جاتا تھا۔ مگر دل کی اصل بیماری مسلسل چل رہی تھی۔ چار دن ہوئے کہ ان کی حالت زیادہ خراب دیکھ انہیں علاج کے لئے موٹر میں لاہور بھجوا دیا گیا تھا اور دو تین دن تک فون پر اچھی اطلاع آتی رہی۔ مگر رات کے فون میں طبیعت کی خرابی اور کمزوری کا ذکر تھا۔ اور آج صبح تار کے ذریعہ ان کی وفات کی خبر آگئی جنازہ انشاء اللہ آج شام تک ربوہ پہنچ جائے گا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف گو بالکل ابتدائی صحابہ میں سے نہیں تھے ان کی بیعت غالباً ۱۸۹۸ء کی تھی۔ مگر اپنی دینداری اور تقویٰ اور عبادت اور دعاؤں میں شغف کی وجہ سے وہ

اس وقت کے احمدی بزرگوں میں صف اول میں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو تلبی عشق تھا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اخلاص اور عشق کا یہ عالم تھا کہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں رخصت لے کر قادیان گیا اور اس ارادے سے گیا کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے شناخت نہیں کریں گے اور مجھے نام لے کر نہیں بلائیں گے میں واپس نہیں جاؤں گا خواہ نوکری رہے یا نہ رہے۔ چنانچہ میں رخصت پر رخصت لیتا گیا اور پورا ایک سال قادیان میں ٹھہرا۔ آخر ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر کسی کام کے تعلق میں فرمایا میاں غلام غوث آپ

تضرع کے ساتھ دعائیں کرنا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ان کے دن کی غذا تھی۔ یہ انہی اعمال حسنہ کا ثمرہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب خدا کے فضل سے صاحب کشف و الہام تھے۔ اور خدا کا بھی ان پر یہ فضل تھا کہ انہیں اکثر اپنی دعاؤں کا جلد جواب مل جاتا تھا۔ گو بعض اوقات امید کے پہلو کے غلبہ کی وجہ سے وہ تعبیر میں غلطی کر جاتے تھے۔

بہرحال احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ اس جہان میں غروب اور اگلے جہان میں طلوع ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات کے اس قدر جلد بعد ڈاکٹر صاحب کی وفات بھی ایک بھاری قومی صدمہ ہے۔ حضرت مفتی صاحب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص مقرب صحابی تھے اور ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ مگر ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا وجود بھی اس مدت حیات میں ایک بڑی

یہ کام کر دیں۔ میں نے خدا کا شکر کرتے ہوئے وہ کام کیا اور دوسرے دن حضرت سے رخصت لے کر نوکری پر واپس چلا گیا۔ حق یہ ہے ان بزرگان قدیم کی شان ہی نرالی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست روحانی طاقت اور غیر معمولی مقناطیسی کشش کا ایک بین ثبوت ہے۔

عبادت کا اتنا شوق تھا کہ ان کا دل گویا ہر وقت مسجد میں لٹکا رہتا تھا۔ آخری ایام میں جبکہ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کر دیا تھا وہ پھر بھی داؤ لگا کر مسجد میں پہنچ جاتے تھے۔ حتیٰ کہ مجھے انہیں اصرار کے ساتھ روکنا پڑا کہ ان پر لنفسک علیک حق کا حکم بھی واجب ہے۔ نہایت

نعمت تھا۔ خاص صدمہ کی بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی جلد جلد گذرتے جاتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ میں جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ اور میں نے بھی حضور کی اتباع میں الفضل میں ایک مضمون لکھا تھا کہ نوجوان احمدی عبادت اور نوافل اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں شغف پیدا کر کے جماعت کے روحانی مقام کو بلند رکھنے کی طرف توجہ دیں۔ تا ہمارے پرانے بزرگوں کی طرح خدا تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضل و رحمت سے رویاء صالحہ اور کشف اور الہام سے نوازے۔ اور جماعت میں خدا تعالیٰ کے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات کا سلسلہ قائم رہے۔ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے خلفاء کرام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات اب بھی زندہ ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آیات کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے۔ لیکن اگر جماعت کے افراد میں بھی ان روحانی چشموں کا سلسلہ جاری رہے تو یہ گویا سونے پر سہاگہ ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ کچھ عرصہ سے جماعت کا نوجوان طبقہ عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ اور ان میں سے بعض کشف و الہام سے بھی مشرف [illegible]۔ مگر میں ان سے کہتا ہوں کہ:۔

جنس بالاکن کہ ارزانی ہنوز

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے اور گو اسے اسلام اور احمدیت کی خدمت اور جماعتی ترقی کے لئے ظاہری اسباب کی طرف بھی ہمیشہ خاص توجہ دیتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کی ترقی کا اصل راز روحانی وسائل میں ہے اور جماعت کے نوجوانوں کو ان وسائل کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور روحانی وسائل میں زیادہ تاکیدی توجہ یہ وسائل ہیں؟

(۱) نمازوں کو دل لگا کر اور سنوار کر پڑھنا اور یہ تصور قائم کرنا کہ اس وقت میں خدا کے سامنے ہوں اور خدا میرے سامنے ہے

(۲) نماز تہجد اور دیگر نوافل کی پابندی۔ خصوصاً تہجد تو وہ نعمت ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ اس کے ذریعہ ہر شخص کے لئے ذاتی مقام محمود کا رستہ کھلتا ہے

(۳) دعاؤں میں شغف اور دعائیں بھی ایسی کہ گویا ہنڈیا ابلنے لگے۔

(۴) ذکر الٰہی جس میں کلمہ طیبہ اور درود شریف اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور استغفار سب سے بلند مرتبہ ہیں۔ [illegible] پر

دعا کی قبولیت کا نشان

جماعت احمدیہ زندہ خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ اور اس بات کی قائل ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے پاکباز بندوں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جس طرح پہلے بخشتا تھا۔

گذشتہ کانگریس سیشن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دعا کے نشان کو ظاہر کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ "آسمانی تحفہ" کے نام سے شائع کیا گیا تھا جس میں لوگوں کو احمدیہ جماعت کے بزرگان سے دعا کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ اس کے بعد بہت سے ہندو سکھ اور مسلمان ضرورت مندوں نے اپنی اپنی ضروریات اور مشکلات کے پیش نظر درخواست ہائے دعا کیں۔ اس ضمن میں بہت سی اطلاعات آ چکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے بزرگان کی دعاؤں کی برکت سے ان لوگوں کی مشکل کشائی فرمائی ہے۔

حال ہی میں ایک خط مسٹر کے سی کھنہ جالندھر کی طرف سے موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے خوشی سے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ بی۔ اے امتحان میں اچھے نمبروں پر پاس ہو گئے ہیں۔ اور یہ برکت انہیں احمدیہ جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔ ورنہ ان کی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدیہ مشن نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی کامیاب تبلیغی و تربیتی اور تعلیمی مساعی

نیا لٹریچر۔ کامیاب سالانہ جلسہ۔ نائیجیریا ریڈیو سے تقاریر۔ تعلیمی سرگرمیوں میں اضافہ۔

رپورٹ احمدیہ مشن نائیجیریا ماہ دسمبر ۱۹۵۶ء و جنوری ۱۹۵۷ء

(از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

نیا لٹریچر

ماہ دسمبر سالانہ جلسہ کی تیاری اور سالانہ تقریبوں اور میٹنگوں کی وجہ سے معمول سے زیادہ مصروفیت میں گذرا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ کتب کے مسودات تیار ہوئے۔ اور تین کتب کی طباعت کی تکمیل ہوئی۔

ان میں سے ایک Women in Islam ہے۔ جو انگلینڈ سے ایک عورت کے خط کے جواب میں Truth میں شائع شدہ ایڈیٹوریل ہے۔ دوسری کتاب The Rack of Faith ہے۔ جو یہاں کے عیسائی مشن کے ماہوار رسالہ Challange کے ایک ایڈیٹوریل کے جواب میں Truth میں شائع شدہ ایڈیٹوریلز کا مجموعہ ہے۔ اور تیسری کتاب Muslim Prayer Book ہے۔

علاوہ ازیں الیاس برنی کی کتاب Qadiani Movement کے جواب میں ہماری کتاب Our Movement ہالینڈ میں طباعت کے قریباً تمام مدارج طے کر چکی ہے اور عنقریب نائیجیریا میں پہنچنے والی ہے۔

پروفیسر ولیم سن کی کتاب Christ or Mohammed کا جواب Truth میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اور اب تک اس کی ۱۵ قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک آرٹیکل Truth میں "Who is my Saviour" کے عنوان سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ بھی مکمل ہونے پر کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔

سالانہ جلسہ

۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو ہمارا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس کی تیاری کے لئے نومبر کے اوائل میں ہی پلیننگ کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی۔ اور ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ اور دیگر امور طے پائے۔ ان امور کی اطلاع تمام مشنوں کو بھجوائی۔ اور جلسہ اور مجلس شوریٰ میں شمولیت کرنے والے نمائندگان کو ہدایت بھجوائی گئیں۔

جلسہ سالانہ کی تیاری میں مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام اور سٹیج وغیرہ کی تیاری اور جلسہ کے اخراجات کے لئے فنڈ جمع کرنا تھا۔ جلسہ سالانہ بفضل تعالیٰ نہایت کامیاب رہا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ اس جلسہ کے دو اجلاس منعقد کئے گئے اور دو اجلاس شوریٰ کے مقرر کئے گئے۔ ایک اجلاس عورتوں کا الگ ہوا۔

جلسہ کے پہلے اجلاس کی صدارت ایک احمدی مجسٹریٹ نے کی۔ اور دوسرے کی صدارت مکرمی سیفی صاحب نے کی۔

مجلس شوریٰ میں جو اہم امور طے پائے ان میں سے سیکنڈری سکول کے لئے فنڈ جمع کرنا اور ٹیچروں کو ٹریننگ دلانا۔ دو لوکل مبلغ ٹرینڈ کرنا۔ مرکزی فنڈ سے چار مشنوں کو مساجد کی تعمیر میں امداد دینا اور ابادان میں ایک مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کے لئے سپیشل فنڈ اکٹھا کرنا خاص امور تھے۔

نائیجیریا ریڈیو میں ہمارے جلسے کا ذکر

اس جلسہ کے اختتام سے دوسرے روز Nigerian Board Casting Service کی طرف سے خبروں میں ہمارے جلسے کے کوائف پڑھے گئے۔ اور اسی روز خبروں میں ہمارے جلسہ کی پوری تفصیل سے نشر کی گئی۔ یہ خبر Head lines میں شامل کی گئی تھی۔

تعلیم

ویسٹرن ریجن (Western Region) میں گذشتہ دو سال سے پرائمری تعلیم لازمی تھی۔ اس سال سے لیگوس کے فیڈرل علاقہ میں بھی پرائمری تعلیم لازمی کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سکولوں میں بھی بعض تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ لیگوس سے ایک کافی دور کے علاقہ سے دو احمدی طالب علم پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد لیگوس مرکز میں دینی اور تبلیغی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سال کے شروع سے ہی آگئے ہیں۔ اور ان کی باقاعدہ ٹریننگ شروع ہو گئی ہے۔

ریڈیو پر تقاریر

ریڈیو پر بدستور ہم چار احمدی تبلیغی تقریریں کرتے ہیں۔ ان تقاریر میں اکثر واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔

متفرق امور

علاوہ ازیں اس عرصہ کے بعض اہم امور درج ذیل ہیں۔

Western Region کی گورنمنٹ پارٹی کے ایک ڈائرکٹر کی شادی کے موقع پر Truth کے نمائندوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ہم نے اسے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب Introduction to the Holy Quran بعض اور تبلیغی کتب بطور ہدیہ پیش کیں۔

گذشتہ دنوں یہاں لیگس ٹاؤن کونسل کا الیکشن ہوا۔ جس میں ایک وارڈ سے ایک احمدی بھی Action group کی طرف سے بطور امیدوار کے کھڑا ہو۔

چیلنج

دسمبر کے اواخر میں امریکہ سے ایک شخص Ken O Shoan نامی نائیجیریا میں آیا۔ اور اس نے اپنے متعلق اس دعوے کا چرچا کیا کہ وہ ہر بیماری کا علاج دعا کے ذریعہ کر سکتا ہے۔ اندھے اور بہرے اس کی دعا سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یوں اس نے عوام کو اپنے پیچھے لگا لیا۔

یہ شخص ایک مقررہ مقام پر روزانہ میٹنگ کرتا تھا۔ اور بعض لوگوں کو بطور گواہ پیش کرتا تھا کہ وہ پہلے گونگے اندھے یا بہرے تھے۔ لیکن اس کی دعا سے اچھے ہو گئے ہیں لیکن عملاً اب معجزہ کر کے نہیں دکھاتا تھا۔

مکرمی سیفی صاحب نے اس کے نام ایک کھلا چیلنج لکھا۔ جو اخبارات میں شائع ہوا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر واقعی اس شخص کو ایسا معجزہ دکھانے کا دعویٰ ہے۔ لغوس کے سب سے مشہور ہال کو Glover Memorial Hall کرایہ پر لینے کا انتظام ہم کرتے ہیں۔ وہاں اہل علم طبقہ کو مدعو کیا جائے اور بعض اندھے اور بہرے وغیرہ مریض وہاں لائے جائیں جنہیں وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے اچھا کر کے دکھائے اور یہ بھی ساتھ ہی لکھا کہ ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا اقدام ہرگز نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ تو محض عوام کے طبقہ کو باتوں سے متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت اب سوائے اسلام کے کسی اور مذہب کے پیرو کی معجزانہ طور پر دعا سنی نہیں جاتی اور یہ کہ اب عیسائیت میں ایسی روحانی تاثیر موجود نہیں۔

باوجودیکہ یہ چیلنج یہاں کے سب سے زیادہ مشہور اخبار میں شائع ہوا۔ لیکن اس شخص کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ ذاتی طور پر نہ اخبارات میں آیا۔

پبلک جلسہ

تبلیغی پروگرام کے ماتحت ہم بدستور ہر ہفتہ کی رات کو پبلک جلسہ کرتے ہیں۔ جس میں تقریروں کے علاوہ سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

اتوار کے روز ایک تربیتی میٹنگ کی جاتی ہے۔ جس کے بعد لوگوں کو ہسپتال، سکول، کالج وغیرہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے ذریعہ جو تبلیغ کی غرض سے اتوار کے روز کسی کالج میں جاتے ہیں Kings College کے چھ طلباء ہمارے مشن ہاؤس میں آئے۔ یہ سب مسلمان تھے انہیں تبلیغ کی گئی اور سوالات کے جواب دیئے گئے۔

خط و کتابت

ایک خط ہندوستان سے (مقام ... گیا؟) بہار) ایک شخص عبد الصمد نامی کا موصول ہوا۔ اس میں سب سے پہلے یہ لکھا تھا کہ آپ کے نائیجیریا مشن سے تعارف مجھے الیاس برنی کی کتاب اور Makki Publication سے ہوا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے لکھا ہے کہ جس رنگ میں ان لوگوں نے احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ لوگ کوئی تعمیری کام نہیں کر رہے۔ بلکہ ان کی کارروائیاں تمام تر تخریبی ہیں۔ کیونکہ دراصل اسلام کی خدمت احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے (باقی صفحہ ...)

ہز ایکسیلینسی گورنر مغربی بنگال سے لجنہ اماء اللہ کلکتہ کے وفد کی ملاقات!

وفد کی طرف سے قرآن کریم (انگریزی) اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(از محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کلکتہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل خاص سے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کلکتہ کو اس بات کی توفیق بخشی کہ گورنر مغربی بنگال ہز ایکسیلینسی شریمتی پدمجا نائیڈو کو قرآن مجید ترجمہ انگریزی اور احمدیت انگریزی کا تحفہ پیش کریں۔ جناب امیر صاحب جماعت کلکتہ نے ہمارے لئے اس خدمت کا موقع بہم پہونچایا اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے بھی بڑی مدد کی۔ ہز ایکسیلینسی گورنر صاحبہ نے ہمیں ۲۸ رجنوری ۵۸ء کو ۱۰½ بجے دن راج بھون میں ملاقات کا شرف بخشا۔ ہم ہم ممبرات مقررہ وقت پر حاضر ہوئیں۔

گورنر صاحبہ نہایت خندہ پیشانی اور اخلاق سے کھڑی ہو کر ہم ناچیزوں کا استقبال کیا اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ ایڈریس جو ہم لے گئی تھیں موصوفہ نے خود پڑھ لیا اور بیان کردہ امور سے متعلق سوالات کرتی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسارہ جواب دیتی گئی۔

ہم ممبرات کو برقعہ پوش دیکھ کر پردہ کا بھی ذکر آیا کہ یہی پردہ آپ لوگ کرتی ہیں۔ جماعت کے بارہ میں تعریفی الفاظ میں گفتگو فرماتی رہیں۔ فرمانے لگیں کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ جماعت کا تھوڑا بہت علم ہے۔ جماعت کی مستورات کی تعداد، تعلیمی حالات وغیرہ دریافت کرتی گئیں جن کا جواب خاکسارہ دیتی رہی۔ غرض نصف گھنٹہ تک نہایت محبت و پیار کی گفتگو فرماتی رہیں۔ نہایت پُرامن اور سکون و اطمینان کے ساتھ ساری گفتگوئیں ہوئیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے اور دین و سلسلہ کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ آمین۔

ناچیز زیب النساء بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کلکتہ

۲۸ رجنوری ۵۸ء

سپاسنامہ بحضور ہز ایکسیلینسی شریمتی پدمجا نائیڈو گورنر مغربی بنگال۔ راج بھون۔ کلکتہ

یور ایکسیلینسی! ہمارا وفد آپ کا بے حد ممنون اور شکر گذار ہے کہ آپ نے ہماری درخواست قبول فرمائی اور ہمیں ملاقات کا شرف بخشا۔

ہماری دلی تمنا تھی کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مغربی بنگال کے گورنر مقرر ہونے پر جو ہمارا اپنا صوبہ ہے بالمشافہ ہدیۂ اور دلی مبارکباد عرض کریں۔ سو الحمد للہ کہ آپ کی عنایت سے یہ اُمید بر آئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس رتبۂ جلیلہ کی اہم اور نازک ذمہ واریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا عہد مبارک کامیابی اور کامرانی کے اعتبار سے بنگال کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے۔

ہمارا ملک ہمیشہ ہی مختلف مذاہب و ادیان کا گہوارہ رہا ہے۔ چنانچہ آج بھی اس کے چپہ چپہ پر کئی قسم کے دین و دھرم پائے جاتے ہیں۔ مگر اختلاف کثیر کے باوجود سب اس بات پر متفق ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک مہاپرش ظاہر ہوگا جو تمام دنیا کو امن اور شانتی کا پیغام دے گا چنانچہ تمام اہل مذاہب اس شہزادۂ امن کے منتظر چلے آرہے ہیں۔

آج سے تقریباً ۷۰ سال پہلے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ظہور ہوا اور آپ نے موعود کل ادیان ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی جماعت کا نام جماعت احمدیہ رکھا۔

ہمارا ایمان ہے کہ آپ واقعی منجانب اللہ تھے اور آپ ہی وہ مہاپرش تھے۔ جن کے انتظار میں تمام قومیں چشم براہ تھیں۔ آپ نے اسلام کا صحیح تصور اور اصلی رنگ و روپ اُجاگر کرنے میں انتہائی جدوجہد فرمائی۔ اور ان تمام غلط حاشیوں کی تردید فرمائی جو مطلب پرست اپنوں اور بیگانوں نے اسلام بانی اسلام اور کتاب اسلام پر چڑھا رکھے تھے۔

آپ نے قرآن شریف کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ظاہر ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم احمدی مسلمان سری کرشن جی مہاراج شری رام چندر۔ مہاتما بدھ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت زرتشت۔ حضرت کنفیوشس اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ کے مامور نبی اور رسول یقین کرتے ہیں۔

آپ نے مذہبی منافرت اور فرقہ دارانہ کدورت کو مٹانے کے لئے شبانہ روز مساعی کے علاوہ تین قابل قدر تجویزیں پیش فرمائیں۔

اول۔ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں کا پرچار کیا جائے اور دوسرے مذہب پر کوئی حملہ نہ کیا جائے۔

دوم۔ اگر بالفرض دوسرے مذہب کی کوئی خامی ظاہر کئے بغیر چارہ نہ ہو تو صرف ان کتابوں پر اعتراض کی بنیاد رکھی جائے جو اس کی مسلمہ ہوں۔

سوم۔ صرف وہی اعتراض کیا جائے جو خود اپنے مذہب پر وارد نہ ہوتا ہو

ہمیں افسوس ہے کہ اس ملک کے مذہبی دیوانوں نے ان اصول کی پابندی نہ کی ورنہ فرقہ وارانہ کدورتوں کا نام ونشان تک باقی نہ رہتا غرض آپ نے ایسے رنگ میں مذہب کی تفسیر بیان فرمائی کہ جسے سنکر ہر شخص پکار اُٹھا سہ

"مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا

۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کی جماعت نے بالاتفاق آپکے ایک مرید باصفا حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کو آپ کا پہلا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا آپ کے عہد میں بھی صلح و سلامتی اور امن و شانتی کا پرچار ہوتا رہا پھر جب آپ مارچ ۱۹۱۴ء میں فوت ہو گئے۔ تو موجودہ امام جماعت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے عہد سعادت میں جماعت احمدیہ نے حیرت انگیز ترقی کی اور اگرچہ آج دنیا بھر میں ہماری جماعت کی تعداد کا اندازہ پانچ سات لاکھ کے لگ بھگ ہے جو دنیا کی آبادی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں پھر بھی دنیا کا کوئی ملک اور علاقہ ایسا نہیں جہاں احمدیت کے نام لیوا موجود نہ ہوں غرض یہ جماعت بجا طور پر بین الاقوامی شہرت کی مالک اور international حیثیت رکھتی ہے۔ بے شمار اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی کیا مرد کیا عورت اور کیا بوڑھے کیا جوان کیا مشرقی اور کیا مغربی کیا گورے اور کیا کالے ساری دنیا میں اتحاد امم اور بین الاقوامی صلح و سلامتی اور امن وامان کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے یونیورسل امن و اتحاد کیلئے جو کوششیں فرمائی ہیں۔ ان کا اندازہ کرنے کے واسطے بطور نمونہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کے حکم اور ہدایت سے دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ تقریباً ۲۸ برس سے ہر سال یوم سیرت النبیؐ اور یوم پیشوایان مذاہب مناتی چلی آرہی ہے۔ یوم سیرت النبیؐ کے موقعہ پر ہر جگہ مقامی جماعت کے زیر اہتمام شاندار پبلک جلسے کئے جاتے ہیں جنہیں مختلف مذہب و ملت کے اصحاب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کرتے ہیں اسی طرح یوم پیشوایان مذاہب کے موقع پر تمام بانیان وہادیان مذاہب کی سیرت و سوانح بیان کئے جاتے ہیں جن میں ہر قوم کے لوگ بہ ذوق و شوق حصہ لیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے جسکے قیام کی غرض و غایت یہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں ہر کہ و مہ تک خالق کائنات کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس مقصد کے مدنظر کلکتہ کی احمدی خواتین کی طرف سے اس وفد کے ذریعہ یور ایکسیلینسی کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا بے بہا تحفہ پیش کیا جارہا ہے

یور ایکسیلینسی! اس بات کو سنکر خوش ہونگی کہ متذکرہ اغراض و مقاصد کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے دنیا کی مختلف ۱۴ اہم زبانوں میں تراجم شائع کئے ہیں! اور کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر دنیا کے مخصوص مہمانوں کی خدمت میں تقریباً ۵۲ نسخے بطور تحفہ پیش کی ہیں! اس کے ساتھ ہی احمدیت کی ایک شاندار تصنیف احمدیت یا حقیقی اسلام بزبان انگریزی بھی بطور تحفہ پیش خدمت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اسکے مطالعہ سے یور ایکسیلینسی کو اسلام و احمدیت کے بارہ میں نہایت قیمتی اور مفید معلومات ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں آپ بھی دعا فرمادیں کہ ہمیں اللہ ملک و قوم کی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ کلکتہ

قادیان میں لجنہ اماء اللہ مقامی کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترمہ صلاح سلطانہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان مدرسۃ البنات میں ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ اس مبارک تقریب میں لجنہ مقامی کی جملہ ممبرات نے شرکت کی۔ اس طرح آج کے جلسہ کی رونق نسبتاً زیادہ تھی۔

تلاوت قرآن کریم محترمہ عصمت النساء صاحبہ نے کی اور محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان" پڑھ کر سنایا۔ اور جس میں آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود مبارک سے حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ ۲۰ فروری کا دن ہمارے لئے بہت ہی بابرکت دن ہے۔ آپ نے اپنے مضمون میں ثابت کیا کہ حضور ہی مصلح موعود ہونے کے مصداق ہیں۔ اس کے بعد امۃ الرشید ملکانہ نے نظم مصلح موعود کی شان میں محترم اکمل صاحب کی ایک نظم بعنوان "بیس فروری سن چھیاسی ہم کو یاد ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مبارکہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ انہوں نے اس پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کا ثبوت ہے۔ نیز بتایا کہ مسیح موعودؑ ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ اپنے مطاع و آقا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح تمام قوموں کے لئے مبعوث ہو کر آئے ہیں۔ اور اس زمانہ میں زندہ خدا کے تازہ نشانات آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔

ازاں بعد امۃ الحفیظ صاحبہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترمہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب نے مضمون "مصلح موعود کی برکات" پڑھ کر سنایا۔ اور فرمایا کہ آپ کی آمد سے پہلے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا۔ آپ نے خاص طور پر عورت کی عزت قائم کی۔ پھر جب لوگ خدا اور اس کے رسول کی باتوں کو بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر گمراہ لوگوں کو ہدایت کی طرف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ دنیا گمراہ ہو چکی تو آپ نے رب سے عہد بھری دعا کی۔ اور اسلام کی صداقت کے لئے ایک نشان مانگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور غیر معمولی صفات رکھنے والے ایک بیٹے کی پیدائش کی بشارت دی۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مصلح موعود کے زمانہ میں پیدا کیا۔ حضور کے دل میں خواتین کی ترقی کا بہت ہی درد ہے۔ عورتوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلائی انہیں مردوں کے دوش بدوش خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا موقعہ بہم پہنچایا اسی طرح مقررہ نے حضور کے وجود کی متعدد برکات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد ٹھیکیدار صاحب نے مضمون "اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ نشان پیشگوئی مصلح موعود" پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مثلاً "فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے قربت اور رحمت کا نشان تجھ کو دیا جاتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔" پیشگوئی کے ان حصوں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اس کے بعد عصمت النساء نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے "رحمت کا نشان اور مصلح موعود اولوالعزم ہوگا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ آپ کے ذریعہ سے موجودہ زمانہ میں حق صداقت کی تبلیغ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ آپ کے مسیحی نفس سے لاکھوں انسانوں کو روحانی بیماریوں سے شفا نصیب ہوئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فضل و احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے کی بھی تشریح بیان کی پھر اہلیہ صاحبہ حکیم خلیل احمد صاحب نے اپنی لکھی ہوئی نظم مقام محمود پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترمہ نے تقریر کی۔ اور تمام پیشگوئیوں کو مختصر عمدگی سے بیان کیا۔ کہ انسان جب خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین کرتا ہے تو اس سے خوف بھی کرتا اور ساتھ ساتھ محبت بھی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے محبت کی اور گمراہ لوگوں کے لئے دردِ دل سے دعا کی۔ آپ کی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئی۔ پھر آپ نے انسان کے پاک ہونے اور خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی تشریح کی۔ اور زندہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ خدا ہے۔ تو اس نے اس زمانہ میں اپنے ایک برگزیدہ بندہ سے وعدہ کر کے کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا کو پورا کیا۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ یورپ وامریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ چین۔ جاپان ایران۔ سماٹرا وغیرہ ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مشن قائم ہو کر دنیا میں آپ کا نام بلند ہو رہا ہے۔ غرض انہوں نے پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر خوب روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ناصرات کی آٹھ لڑکیوں نے حضرت مصلح موعود کی درازیٔ عمر کے لئے دعائیہ نظم بہت اچھی آواز سے پڑھی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مخالفین کے اعتراضات بیان کئے۔ پیشگوئی مصلح موعود کو مستورات کے سامنے پیش کر کے مندرجہ ذیل چار سوالوں کے جوابات نہایت وضاحت سے دیئے۔ اول شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا اعتراض۔ کہ پیشگوئی میں جس محمود کی پیدائش کی خبر تھی وہ تو آپ ہی ہیں۔ لیکن مصلح موعود کوئی اور ہی ہے۔ دوسرا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں مبارک احمد کو مصلح قرار دیا وہ فوت ہو گیا۔ الہامی تعیین باقی رہی۔ مصلح موعود تین لڑکوں کے بعد آئے گا۔ پس موجودہ تین میں سے تو کوئی ہو نہیں سکتا۔ اب یہی صورت ہے۔ کہ کہیں بعد میں پیدا ہو۔ اعتراض سوم۔ نو سال میعاد بشیر اول کے لئے تھی نہ کہ مصلح موعود کے لئے۔ اعتراض چہارم۔ حضرت مسیح موعود کے معاً بعد مصلح موعود کی کیا ضرورت ہے۔

ان چار سوالوں کے جوابات کی وضاحت کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ کے بعد اسکول کی بچیوں کی کھیلیں کروائی گئیں۔ جو بہت دلچسپ رہیں۔ اور آخر میں ہر کھیل میں اول آنے والی لڑکی کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے انعامات دیئے گئے جلسہ کے دوران میں مختلف چیزوں کی دکانیں لگائی گئیں۔ جن سے کچھ منافع حاصل ہوا۔ جو اشاعتِ اسلام کے لئے بھجوایا گیا۔ مصلح موعود کی خوشی میں جلسہ کے بعد سب حاضرات میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

بنگلور سٹی میں جلسہ یوم مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ بنگلور نے مورخہ ۲۰ فروری کو چار بجے بمکان محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کا اہتمام کیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرمہ صدر لجنہ اماء اللہ نے کی۔ تمام ممبرات حاضر تھیں۔ اکثر ممبرات نے اخلاص اور جوش سے پیشگوئی مصلح موعود ایدہ اللہ کے مختلف پہلوؤں پر اپنے اپنے انداز میں مضامین پڑھے۔ مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ اور خاکسارہ نے خاص توجہ سے مضامین تیار کئے تھے۔ اور ناصرات کی دو لڑکیوں نے خوش الحانی سے دعا پڑھی۔ آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت و درازیٔ عمر کیلئے اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کیلئے دعا کی گئی اور تمام حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث کی وفات (بقیہ صفحہ نمبر ۲)

میرے ذاتی تجربہ میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔

بالآخر میں اپنے نوجوان عزیزوں سے پھر کہتا ہوں کہ پرانے بزرگ گذرتے جاتے ہیں۔ جماعت میں خلاء پیدا ہونے دو اور گذرنے والوں کی جگہ ساتھ ساتھ پُر کرتے جاؤ۔ بلکہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھو کہ:۔

جو خدا کے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کی اولاد خصوصاً اس لڑکی کا جو ابھی تک نا قابل شادی ہے اور بے سہارا رہ گئی ہے حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹/۲/۵۷

پہلوں کے نقشِ قدم پر

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

(۲)

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ انسان دوسروں کے کوائف و احوال بیان کرنے، ان کی لغزشوں کی کنہہ اور اصلیت تلاش کرنے میں تو بڑا ہی محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب اُسے اُنہیں بنیادوں پر اپنے مؤقف پر غور کرنے کی دعوت دی جائے تو جھٹ پہلو بدلتا ہے۔ چنانچہ فی زمانہ بیسیوں علماء فضلاء کے اُن مضامین اور وعظ و تذکیر کے مقالات پر غور فرمایئے۔ کس قدر روانی ہے ان کے بیان میں۔ کس سبق آموز طریق پر امم سابقہ کے ایمان و انکار کے احوال بیان کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ مگر خاطر جمع رکھیئے یہ سب بیانات کاغذ کی زینت بننے یا سٹیج پر تعریفی نعرے سننے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ عمل کے میدان میں چنداں حقیقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ عملی طور پر بیان کردہ واقعات سے روحانی اصلاح کے طور پر سبق حاصل کرنے کی مطلقاً ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ اس طرح ان کے قول و فعل میں بُعد المشرقین نظر آتا ہے۔

چنانچہ ذیل میں چوہدری غلام احمد صاحب پرویز مؤلف "معارف القرآن" کے ایک مضمون امام الزمان کے انکار کی وجوہات میں بیان کردہ نظریات کا اسی طور سے تجزیہ کیا گیا ہے ایک طرف آپ پرویز صاحب کے بیان کردہ اُن تفصیلی وجوہات انکار کو مطالعہ کریں اور دوسری طرف اس بات پر غور کریں کہ اس قسم کے پیش آمدہ حالات پر موجودہ زمانہ کے مامور کے دعوے پر غور کرتے وقت سرے سے ان باتوں کو کیوں بھلا دیا جاتا ہے۔ جبکہ فی زمانہ لوگوں کی روحانی حالت پہلے سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پرویز صاحب وغیرہ خود ہی پہلے زمانہ کے منکرین کے قدم بقدم مار رہے ہیں دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت کا نمونہ ہیں۔ (ایڈیٹر)

اب اسجگہ خود ہی ایک سوال اُٹھاتے اور اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"اب ذرا سوچیئے کہ اگر پہلی امتوں میں سے کسی اُمت کی یہی حالت ہو جاتی جو ہماری ہو چکی ہے اور آج سے نہیں ایک عرصہ سے ہو چکی ہے اور ان کی اصلاح کے لئے کوئی رسول آتا اور خدا کا پیغام ان کے سامنے پیش کرتا (جیسے کہ اب اگر اس نے خدا کا پیغام پیش کر بھی دیا ہوا ہے ناقل) تو ان کی طرف سے کیا جواب ملتا وہی جواب جو ملتا چلا آیا ہے یعنی یہ کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ ہمارے اسلاف کی روش کے خلاف ہے اس لئے ہم تمہاری نہیں سنتے۔ اس کے جواب میں وہ داعی الی الحق لاکھ پیغام خداوندی کی روشنی کو پیش کرتا لیکن اس کا وہی جواب ملتا جو حضرت صالح کی قوم نے دیا تھا۔ کہ ہاں ہمارے اسلاف سب غلطی پر تھے بس تم ہی ایک راہ راست پر چلنے والے رہ گئے۔ آج ہماری اصلاح کے لئے کوئی رسول نہیں آسکتا لیکن جو روشنی رسولوں کی وساطت سے ملا کرتی تھی وہ تو ہمارے پاس موجود ہے"۔

سچ فرمایا مولانا نے کہ خدا کا رسول اور امام برحق خدا کی ہدایت لایا اور اس نے انہیں قرآن کی طرف دعوت دی اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے لئے آواز دی مگر انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہماری اصلاح کے لئے کوئی رسول نہیں آسکتا۔ خدا کی روشنی جو رسول کی معرفت آتی تھی وہ ہمارے پاس موجود ہے باوجود اس کے مولانا کا اپنا جواب بھی یہی ہے کہ نبی اکرم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ خدا کا آخری پیغام اپنی اصلی شکل میں دنیا میں موجود ہے اور موجود رہے گا۔ اور نہ سوچا کہ قوم کی گمراہی کو دیکھ کر تو خود نالاں ہیں اور مانتے ہیں کہ اس کے سوا بھی ہزاروں علل گمراہی کے ہوسکتے ہیں۔ لیکن پھر وہی جواب ہے۔ جس پر خود افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"اب دیکھئے کہ آج بھی جو شخص قرآن کریم کی آسمانی قندیل کو سامنے لاکر قوم کو بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی متعین کردہ صراطِ مستقیم کون سی ہے اسے وہی جواب ملتا ہے یا نہیں جو پہلی قوموں کی طرف سے ملا کرتا تھا یعنی یہ کہ تم جو کچھ کہتے ہو وہ ہمارے اسلاف کی روش کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم اسے قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ بھائی میں تو کچھ نہیں کہتا کہنے والی تو یہ خدا کی کتاب ہے۔ اس کا کیا جواب ملتا ہے۔ اسی سازِ کہن کی صدائے بازگشت کہ لو بھائی یہ آگیا کہیں سے بڑا معتبر۔ بھلا ہمارے بڑے بوڑھے قرآن نہ جانتے تھے وہ کہتا ہے۔ کہ بھائی اس میں بحث و جدال اور لڑائی جھگڑے کی کوئی بات نہیں۔ یہ ہے قرآن اور یہ ہے تمہاری روش۔ تم خود پرکھ کر دیکھ لو کہ یہ روش قرآن کے مطابق ہے یا نہیں اس کا جواب کیا ملتا ہے وہی پرانا جواب کہ ہمیں پرکھنے کی ضرورت نہیں ہمارے اباؤ اجداد نے سب کچھ پرکھ لیا تھا کہیئے اس کا کیا جواب ہے؟"

اصل جواب

حضرت آیئے ہم آپ کو اس کا جواب بتائیں اور وہ یہی ہے کہ آپ خبر مسیح میں تحریر فرما آئے ہیں۔ کہ یہ جواب لوگ اس وقت دیا کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نبی و رسول مبعوث ہو۔ جب وہ آتا ہے تو لوگ اس کی بات کو رد کرنے کے لئے ایسی ہی بودی باتوں کو آڑ بنایا کرتے ہیں۔ اب فرق صرف یہ ہے کہ خدا کا نبی آگیا۔ اور لوگوں نے اسے یہی جواب دیا۔ اب آپ اس نبی کی بجائے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرکے ان کے اس جواب کا اپنے متعلق سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور یہ آپ کی بھول ہے۔ اور یہ ایسی ہی بھول ہے۔ جیسی ان کی۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے لوگوں کی طرف سے منہ پھیر کر خدا کے فرستادہ کی آواز کی طرف متوجہ ہوں اور لبیک کہتے ہوئے اس کے در پر حاضر ہو جائیں۔ اپنی طرف سے اصلاح کا ڈھنڈورہ پیٹنا ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ آپ کے بس کا روگ نہیں۔ آپ خود بھی اس کے نتائج ہیں۔ کیونکہ آپ ان میں شامل ہیں۔

آخر میں ہم آپ کے ہی الفاظ میں اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں

"اس میں شبہ نہیں کہ اس سے انسان کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے کہ اگر اس سے کہا جائے کہ تمہارے بزرگ غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ ان بزرگوں کے ساتھ عقیدت اور ارادت مندی کے جذبات بھی وابستہ ہوں۔ ایسی مقدس ہستی اور غلطی! توبہ توبہ یہ بھلا کیسے ممکن ہے۔ ...... بر اتفاق سے غلطی کا ہونا ہے۔ اور غلطی سے کسی انسان کے تقدس اور بزرگی پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ ہم اپنے معاصرین میں غلطی کا امکان تسلیم کرتے ہیں۔ ان غلطیوں پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ یہی معاصر آئندہ نسلوں کے اسلاف بن جائیں گے۔ اس لئے اسلاف میں غلطی کا امکان نہ ماننا یا انہیں تنقید کی حد سے بالا سمجھ لینا کس دلیل سے ماخوذ ہو سکتا ہے محض یہ واقعہ کہ ایک شخص ہم سے سو برس بیشتر وفات پا چکا ہے۔ اسے منزہ عن الخطاء نہیں بنا سکتا۔ اس کی تحقیقات کو قرآنی روشنی میں پرکھ لینے سے اس کی کسی قسم کی تحقیر و تذلیل نہیں ہو جاتی۔ ہر شخص کا فہم۔ اور اس کی تحقیق اس کے ماحول اور زمانہ سے وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے اگر زمانہ مابعد کا انسان اپنے کسی پہلے پیش رو کی تحقیق میں غلطی دیکھے تو درحقیقت اس سے اس کے پیشرو کی عظمت پر کوئی حرف نہیں آتا وہ اپنے زمانہ اور ماحول میں گھرا ہوا تھا۔ اس نے جو محنت کی اور شبیت اُٹھائی وہ ہمارے نزدیک درخور تحسین ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی محنت کا ماحصل تمام کا تمام وحی منزل کی طرح واجب التسلیم سمجھ لیا جائے"۔

(افکار و سیاسیات اسلام)

"جب نبی اکرم اپنے مقدس مشن کی تکمیل کے بعد دنیا سے تشریف لے گئے۔ تو تمام اُمت اُمتِ واحدہ تھی ایک جمعیت تھی۔ کوئی فرقہ بندی نہ تھی۔ کوئی گروہ سازی نہ تھی۔ اور جیسا ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہی دین اور وہی اسلام ہے جو حضور چھوڑ کر گئے۔ تو ظاہر ہے کہ امت میں فرقہ بندی کی تخریب و تشیع تو کسی صورت میں حقیقی دین نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس حقیقت عظمیٰ کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج امت فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ اور اس کی وحدت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ جب یہ دونوں حقیقتیں ایک دوسرے کی ضد نہیں تو ہر دیدہ بینا پر لازم ہے کہ وہ دیکھے کہ اس

ووٹ کا استعمال

(از مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب پریذیڈنٹ شاہجہانپور)

ہندوستان کی آزادی کے بعد یہ دوسرا موقعہ ہے جبکہ عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ آزادی سے پہلے ہندوستان کو حقیقی معنوں میں جمہوریت حاصل نہ تھی۔ وہ صورت غلامی سے تعبیر ہوتی تھی لیکن اب جمہوریت اور آزادی حاصل ہے۔

آج کل ہر پارٹی اپنے اپنے امیدوار کے حق میں لگاتار پروپیگنڈا کر رہی ہے رات دن کوشش کے علاوہ روپیہ کا صرفہ بھی ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی رات ان کو نیند نہیں آتی۔ کیونکہ امید وبیم کے درمیان ان کی حالت ہے۔ نمائندگان و ایجنٹ صاحبان پبلک کے پاس ووٹ کی بھیک مانگنے جاتے ہیں۔ اس وقت ان کی معصوم حالت پر کئی دل پگھل جاتے ہیں۔ یہی لوگ عہد غلامی میں غرباء کی آہوں کو کبھی سنا بھی نہ کرتے تھے۔ وہ بڑے تھے۔ مگر ایک ووٹ نے انہیں چھوٹا بنا دیا۔ کہتے ہیں درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میدان انتخاب میں آنے والی پارٹی کے پھل دوسری پارٹیوں کی نسبت شیریں اور صحت بخش ہیں۔ تو اس پارٹی اور اس کے نمائندہ کو کوئی غم نہیں ہونا چاہیئے۔ پبلک خود بخود اس کی طرف پیاسے کی طرح دوڑتی چلی آئے گی۔ اور اگر ایسی پارٹی اپنے اندر کوئی حقیقی خامی دیکھتی ہے۔ تو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ملک کی ترقی کی خاطر اپنے سے بہتر لوگوں کو کامیاب ہونے کا موقعہ دے۔

الیکشن کے اس موقعہ پر ہر پارٹی اور ہر امیدوار بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں۔ سبز باغ دکھاتے ہیں۔ اپنے حق میں ووٹ لینے کے بڑے دلائل دیتے ہیں۔ بعض لوگ مختلف نوعیت کے پروپیگنڈے سے غلطی کھا جاتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ میدان میں آنے والی پارٹیوں میں سے کونسی پارٹی ملک اور پبلک کے لئے مفید ہے۔ کونسی پارٹی کے کام اور اصول ملک کو ترقی دینے والے۔ رعایا کو امن دینے والے ہیں۔ اس پارٹی کا نظریہ کس قدر وسیع اور بیرونی دنیا میں ملک کو نیک نامی دلانے والا ہے۔ ایسی اہلیت اور اصول اور سابقہ کام اگر ہندو مہاسبھا میں پائے جاتے ہیں تو ہندو مہاسبھا پبلک کے ووٹوں کی حقدار ہے۔ اور اگر یہ نظریات جن سنگھ کا طرہ امتیاز ہیں۔ تو ووٹ جن سنگھ کو ملنے چاہئیں۔ اور اگر کانگرس کی خدمات اور وسعت قلبی دیش کی ترقی اور پبلک کے امن کی ضامن رہی تو ہمارے ووٹ کانگرس کو ملنے چاہئیں۔ موجودہ پارٹیاں اور ان کے کام پبلک کے سامنے ہیں۔ انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ ہر ووٹر ایسی پارٹی کے امیدوار کو اپنا ووٹ دے۔ جس نے ملک کے لئے اور رعایا کے لئے قربانی کی ہو۔ میرے خیال میں اس وقت ہندوستان میں صرف کانگرس ہی ایک ایسی پارٹی ہے۔ جو ملک کی خوشحالی اور پبلک کا خیال رکھ رہی ہے۔ اس کے نظریات وسیع اور اس کی جدوجہد نفع بخش ہے۔

الغرض میرے خیال میں بھارت کے ہر ووٹر کے ووٹ کا صحیح استعمال صرف کانگریس پارٹی کے امیدوار کے حق میں ہو سکتا ہے۔

پہلوں کے نقش قدم پر (بقیہ صفحہ ۷)

کی وحدت و یگانگت ہمرنگی اور یک رنگی کی طرف رجعت کی کیا صورت ہے ...... یہ منزل بڑی کٹھن اور یہ مرحلہ بڑا دشوار گزار ہے۔ سو اس کا علاج جیسا کہ آپ نے بتایا ہے یہ نہیں کہ امت کے تفرقہ کے اسباب و علل گردیئے جائیں یا صرف یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ کونسی تعلیم تھی جس نے امت میں وحدت پیدا کی تھی یا یہ دیکھا جائے کہ اس وحدت کی عملی شکل کیسے پیدا ہو سکے گی بلکہ اس کا علاج آسمانی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور خود بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اور جسے شروع میں آپ نے بھی تسلیم فرمایا۔ مگر آخر میں مسلمہ سنت مستمرہ کے مطابق اس سے احتراز کر لیا ہے۔ پس جب تک خدا کے پیدا کردہ علاج سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے اصلاح کا خیال خام ہے۔ ایسے عظیم الشان انقلاب مذہبی دنیا میں نبی و رسول کے بغیر نا ممکن ہیں۔ خدا نے اپنی طرف سے نبی بھیج کر اس کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی دعوت مسلم و عمل کو اختیار کیا جاوے۔

تربیتی جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نمبر ۳ قادیان

مورخہ ۲۴/۲/۵۷ بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نمبر ۳ قادیان کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب نے کی۔ اور عہد دہرانے کے بعد مکرم قاضی عطاء الرحمن صاحب عباسی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم "آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں اختلافات حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہوئے جو تربیت کی کمی کی وجہ سے ہوئے۔ عبداللہ بن سبا نے منافقین سے مل کر ایک پارٹی بنائی۔ اور مومنین کے خلاف بڑی جدوجہد کر کے حضرت عثمانؓ کو تکالیف دیں۔ اور ماں نہیں۔ اور انہیں خلافت سے معزول کرنے کا مطالبہ کیا۔ اب جماعت احمدیہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو گزشتہ واقعات سے سبق حاصل کرتے ہوئے آئندہ کے لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ متعدد مثالوں اور حوالوں کے ذریعہ اس مضمون کو اچھی طرح بیان فرمایا۔ بعد ازاں مکرم محمد سعید صاحب انور نے حضور کی نظم "ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو" پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے "احمدی اخلاق" پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ صحیح معنوں میں خدام الاحمدیہ اسے کہتے ہیں۔ کہ جو جسمانی اور روحانی دونوں طرح سے خدمت کر سکتے ہوں۔ خدمت خلق کے متعلق اعلیٰ خدمات پیش کریں۔ اور خدام کے عہد کو لفظی طور پر نہ سمجھیں۔ بلکہ اس کو عملی طور پر نبھانا چاہیئے۔

بعد ازاں عہد دہرانے اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار برکت علی انعام
زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نمبر ۳ قادیان

۳۱ر مارچ یاد رکھیں

فرمایا۔ "میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد اس کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے وعدے پورے کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

حضور کے ارشادات مخلصین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ اپنے وعدے ۳۱ر مارچ تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے مخلصین کی فہرست دعائے خاص کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی اور اخبار بدر میں بھی شائع کی جائے گی۔

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان نکاح ۔ ۲۰ر فروری ۵۷ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے برادرم محمود احمد صاحب ابن پیراں صاحب تیماپور کا نکاح ہمراہ شریفہ بی بنت امیر صاحب چکوڑی بعوض مبلغ ... روپیہ مہر برسنگرام ضلع بیلگام میں پڑھا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ نعیم احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ تیماپور ضلع گلبرگہ

ولادت ۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمد انور صاحب اول مدرس مونسپل بوائز کوٹ ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ر فروری ۵۷ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد احمد عارف مددگار ... قادیان

درخواست دعا : خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز لئیق احمد ... امتحان دینے والے ہیں ہر دو کی اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ... مسجد تعمیر ہو رہی ہے دعا کریں تا اللہ کریم [illegible]

جماعت ہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ کا شاندار سالانہ اجتماع

جماعت کے مرکز سالٹ پانڈ میں پانچ ہزار احمدی احباب کا ورود

(از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ ایس۔ سی شاہد مقیم گولڈ کوسٹ بتوسط وکالت تبشیر)

گولڈ کوسٹ کی جماعت ہائے احمدیہ کی تاریخ میں نئے سال کا آغاز ایک ایسی تقریب سے ہوتا ہے۔ جو جماعت کے ہر فرد کو مرکز اور سلسلہ سے وابستہ کرتا اور باہمی اتحاد و محبت کو بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ یہ تقریب جماعت ہائے گولڈ کوسٹ کا وہ سالانہ اجتماع ہے۔ جو ہر سال ماہ جنوری میں منعقد ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال ۱۰۔ ۱۱ اور ۱۲ جنوری تین دن یہ اجتماع کامیابی کے ساتھ ہؤا۔ ۹ تاریخ کو مختلف علاقوں کے احباب مرکز جماعت سالٹ پانڈ میں وارد ہونے شروع ہوئے احمدی مردوں عورتوں اور بچوں سے بھری ہوئی لاریاں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور متفرق دعاؤں کے دلکش ترنم کے درمیان دار التبلیغ میں آکر رکتیں تو فضا نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ فرزندانِ احمدیت کی آمد کا یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا صبح تک ۴۔ ۵ ہزار کے درمیان افراد جمع ہو چکے تھے۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح ہؤا۔ افریقی احمدیوں میں سے ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کماسی کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گزشتہ سال پاکستان سے یہاں تشریف لائے ہیں۔

مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ان کامیابیوں کا ذکر کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال حاصل ہوئیں ان میں سے اول الذکر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا امدادی لسٹ

Assisted … سامنہ کمہ

پر آنا اور اس کے لئے معین عملہ اور خصوصاً پرنسپل صاحب کا میسر آنا ہے ثانی الذکر چیز سویڈ رو کے عربی مدرسہ کی عمارت کی تکمیل اور اس کے لئے ایک عربی سکالر کا بطور انچارج میسر آنا ہے۔ آپ نے بتایا کہ سویڈ رو کے علاقہ کے لوگوں کی متواتر دو سال سے یہ خواہش تھی کہ ان کے بچوں کی عربی اور دینی تعلیم کے لئے ایک عربی سکول کا اجراء کیا جائے۔ اگرچہ سکول غیر رسمی صورت میں شروع ہو چکا تھا۔ تاہم اس کے لئے نہ تو ضروری عملہ تھا اور نہ ہی عمارت۔ یہ دونوں چیزیں بفضل خدا گزشتہ سال کے اختتام تک حاصل ہو گئیں۔

ان کامیابیوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے سال رواں کی ذمہ داریوں کی طرف جماعت گولڈ کوسٹ کی توجہ مبذول کرائی۔ جن میں اکرا مشن کو مضبوط کرنے اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی ضرورت۔ شمالی علاقہ میں عیسائی مشنوں کی خطرناک سکیم کا مقابلہ اور سال رواں کے وسط میں مکرم وکیل التبشیر صاحب کی متوقع آمد پر استقبال کا پروگرام شامل ہیں۔ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ گولڈ کوسٹ کے شمالی علاقہ میں عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے مختلف عیسائی مشن کیا کیا کوششیں کر رہے ہیں۔ اور ہمیں ان کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے کس قسم کے مقابلہ کی ضرورت ہے۔

دوسری تقریر واء (؟) ۱۷ کے علاقہ کے ایک مخلص دوست الحاج معلم صالح صاحب نے کی۔ آپ نے اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور جماعت کی حالت کا ذکر کیا پھر اشانٹی کے علاقہ کے مبلغ انچارج مکرم خلیل احمد صاحب اختر فاضل نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اس پہلو پر تفصیلی روشنی ڈالی جو خارق عادت امور سے پُر ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے آپ کی ابتدائی زندگی سے لے کر جنگ کے زمانہ تک کے ان متعدد معجزات کو بیان کیا۔ جو مومنین کی ازدیادِ ایمان کا موجب بھی بنے اور مشرکین کو بھی اسلام کی روحانی عظمت کا قائل کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ثابت ہوئے ۱۲ بجے دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ ملتوی ہؤا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۲ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہؤا۔ سب سے پہلے حلقہ ایکھفی کے چیف رئیس نے اپنے حلقہ کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مقامی افریقن مبلغین میں سے ایک نے تبلیغ کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر کماسی کالج کے وائس پرنسپل مکرم و محترم سعود احمد صاحب بی۔ اے آنرز کی تھی۔ آپ نے احمدی نوجوانوں کو آگے بڑھنے اور خدمت دین کا مقدس فریضہ اپنا نصب العین بنانے کی تلقین کی۔ اور مثالیں دے کر واضح کیا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوانوں ہی کے ذریعہ اسلام کی بنیاد تیار ہوئی اور کس طرح آخری زمانہ میں بھی نوجوان ہی اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

آج کا اجلاس ۹½ بجے تلاوت کے بعد کماسی احمدیہ کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے کی تقریر سے شروع ہؤا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے سالار اعظم ہیں" جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے کہ آج سے ستر سال پہلے اسلام اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ جبکہ اسلام جہاں اندرونی طور پر مظالم کا نشانہ بن چکا تھا وہاں اس کے بیرونی دشمن اس کی بنیادوں کو ہلانے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک زور لگا رہے تھے مسلمانوں کے اندر نسخ قرآن۔ حیات مسیح ناصری اور امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے انہی کا دوبارہ نزول جیسے۔ جو دور از اسلام عقائد پیدا ہو چکے تھے۔ وہ خود ہی اسلام کے دشمنوں کو اسلام پر حملہ کرنے کی دعوت دے رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس دلیری اور عزم کے ساتھ اسلام کا دفاع کیا۔ وہ آپ کو موجودہ زمانے میں اسلامی دنیا کا رجلِ عظیم ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد اسلامی وراثت کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ ورثہ میں احمدیوں کے بچوں اور بیویوں کو بھی حقدار تسلیم کیا جائے۔ اس سے قبل ملک کا ایک معتدبہ حصہ جو آکان قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس حق وراثت سے کلیتہً محروم ہے۔ اس ریزولیوشن کی نقول حکومت کے وزراء۔ پیرا مونٹ چیفوں اور دوسری اہم شخصیتوں اور پریس کو بھیجی جائیں گی۔

اس کے بعد مکرم مولوی صالح محمد صاحب فاضل نے "مسیح موعود کا بیٹا" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بیان کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دردبھری دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک اولوالعزم بیٹے کی بشارت دی جس کے لئے دنیا کے کناروں تک شہرت پانا مقدر تھا۔ اور کس شان کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

تقریروں کے خاتمہ پر احمدیت کے ایثار اور اخلاص کے عملی مظاہرہ کا وقت آن پہنچا۔ سٹیج پر سے مالی قربانی کی صدا بلند ہوئی۔ اس آواز کا اٹھنا تھا کہ مخلصین جماعت بڑھ بڑھ کر اپنی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ ادھر رقوم جمع ہو رہی تھیں۔ اور ادھر ایک بزرگ درود اور دعاؤں پر مشتمل پر گیتوں کے ذریعہ حاضرین کے قلوب گرما رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کافی رقم جمع ہو گئی۔

جمعہ کے وقت مکرم جناب امیر صاحب نے "خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات" کے موضوع پر خطبہ دیا۔

تیسرا اجلاس

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد مالی قربانی کا سلسلہ پھر شروع ہؤا۔ اس موقعہ پر کل رقم ۸۵ پونڈ جمع ہو سکی۔ رباقی صفحہ پر

علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغی دورہ کے

بعض دلچسپ اور مختصر کوائف

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

(۱) دورہ تبلیغی جنوبی ہند میں جماعت احمدیہ یادگیر۔ تیماپور۔ اڈکور۔ دیودرگ اور رائچور۔ حیدرآباد و سکندرآباد نے خلافت حقہ سے وابستگی اور آئندہ انتخاب خلیفہ کے طریق پر شرح صدر کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور دوسرا ریزولیوشن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات پر انتہائی صدمہ و ہمدردی و پسماندگان سے صبر جمیل کا پاس کیا۔ عدیم الفرصتی کے باعث علیحدہ علیحدہ الفاظ آپ تک بھجوا نہ سکا۔

تیسرا ریزولیوشن اخبار بدر کو اس کی کاپی کی ترسیل کے متعلق تھا۔

۲۔ بیعتیں:۔ اب تک یادگیر ۶۔ تیماپور ۱۲۔ اڈکور ۱ جملہ ۱۹ بیعتیں ہوئیں۔

۳۔ جماعتوں کا عملی نمونہ اور تعاون۔ ہر جگہ علاوہ جلسہ عام۔ ایٹ ہوم مسلم و غیر مسلم۔ تربیتی جلسے۔ خدام لجنہ ناصرات کے اجتماعات اور کثیر دعوتیں اور کثیر چاء نوشی کی دعوت ذکر پرستی پر ہوا۔

۴۔ محبت و عقیدت کا اظہار:۔ قریباً ہر گھر نے اپنے گھر میں بطور برکت حضرت میاں صاحب کے قدم و قدوم میمنت لزوم کو خواہ چند منٹ کے لئے کیوں نہ ہو زحمت دی۔ سب کے گھر میاں صاحب اور بعض جگہ مبلغین بھی ساتھ مل کر دعائیں کرتے رہے۔

گولڈ کوسٹ کا اجتماع (بقیہ صفحہ ۹)

تیسرے دن کا آخری اجلاس

اختتامی اجلاس پونے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اصل تقریر سے قبل عربی زبان میں تقریر کی جس میں خاکسار نے بتایا کہ انبیاء کی آمد پر مخالفت کا ہونا ناگزیر ہے۔ بعد میں فتح انبیاء کی ہی ہوتی ہے۔ اصل تقریر "تحریک جدید" کے موضوع پر انگریزی میں کی گئی۔ جس میں خاکسار نے تحریک جدید کی تاریخ بیان کرنے کے علاوہ اس کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی شاندار سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔ اور یہاں کے لوگوں کو بھی اس تحریک میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ خاکسار کے بعد بعض مقامی مبلغین اور بعض جماعتوں کے اکابر کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ پورے ایک بجے بعد از دوپہر دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر اور تمام مبلغین کی عافیت اور کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل قابل ذکر امور بھی اس اجتماع کا حصہ ہیں۔

(۱) ۱۲ر تاریخ کو مسجد میں عورتوں کا خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں اہلیہ صاحبہ الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے گولڈ کوسٹ اور اہلیہ صاحبہ مکرم مسعود احمد صاحب وائس پرنسپل کماسی کالج نے مستورات سے خطاب کیا۔ اور ہالینڈ کی مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ جس کے نتیجہ میں آٹھ پونڈ چندہ مسجد ہالینڈ اور ساڑھے تین پونڈ عام چندہ اکٹھا ہوا۔

(۲) جمعہ کے روز بعد عصر اشانٹی اور کالونی ملکہ کے مابین فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں کالونی کی ٹیم نے مخالف ٹیم کو ایک گول سے ہرا دیا۔

(۳) گذشتہ سال اشانٹی کے علاقہ میں ایک کیمپ کے موقعہ پر ایک میچ میں جیتنے والی ٹیم کو مکرم امیر صاحب نے کپ بطور انعام پیش کیا۔

(۴) ۱۱ر اور ۱۲ر تاریخ کی درمیانی رات کو مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ تمام مبلغین اور ماتحت کے رؤسا نے اس میں شرکت کی۔ اور بعض امور طے پائے۔

درخواست دعا

اسال میرا ایک بھائی میٹرک دوسرا فائنل مڈل تیسرا بھائی اور ہمشیرہ دینیات میں شریک ہو رہے ہیں ان کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے نیز قیمتی کاروبار میں برکت اور ترقی کیلئے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبدالغنی چک نمبر ۱۲ رحیم یار خان ریاست بہاولپور

ضروری اعلان برائے موصی احباب

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

موصی احباب کی خدمت میں مالی سال کے شروع میں گذشتہ سال کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے دفتر کی طرف سے فارم رپورٹ اصل آمد بھیجے جاتے ہیں۔ مگر بعض موصی احباب کی طرف سے یہ فارم پُر ہو کر واپس نہیں آتے۔ اور دفتر کو سال بھر اس بارہ میں خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ایک سے زیادہ دفعہ فارم بھیجے گئے۔ اور متواتر کئی سال تک خط و کتابت سے بھی فارم رپورٹ اصل آمد واپس نہ آئے۔

بعض موصی احباب یہ سمجھتے ہیں کہ جب دفتر بیت المال کو سال شروع ہونے سے قبل بجٹ لکھوا دیا گیا تو دفتر وصیت کا اصل آمد معلوم کرنے یا بجٹ دریافت کرنے کے کیا معنی ہیں۔ سو سب موصی حضرات یہ امر ذہن نشین کر لیں کہ دفتر بیت المال میں جو بجٹ بن کر آتا ہے وہ سال شروع ہونے پر تخمینہ بجٹ ہوتا ہے۔ چونکہ ہر موصی نے جو حصہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی اصل آمد پر ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو بجٹ بیت المال میں درج کروایا گیا ہے موصی کی اصل آمد اس سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ اس لئے دفتر وصیت سال ختم ہونے پر فارم رپورٹ اصل آمد اس غرض کے لئے بھیجتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے موصی کی اصل آمد دریافت کرے۔ اور موصی کے کھاتے میں جو بجٹ درج ہو وہ اس کی اصل آمد پر مبنی ہو۔ نہ کہ تخمینہ پر۔ اور اسی کے مطابق دفتر وصیت موصی سے مطالبہ کرتا ہے۔ جب تک موصی کی طرف سے اس کی اصل آمد معلوم نہ ہو سکے۔ دفتر اس سے معین طور پر مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی حساب کو آخری شکل دے سکتا ہے۔ بہت موصیوں سے بار بار اصل آمد کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر بعض تو جواب ہی نہیں دیتے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ جب بیت المال کو بجٹ لکھوا دیا گیا۔ تو اب دوبارہ بجٹ کے کیا معنی؟ سو امید ہے کہ اب ہر موصی پر یہ بات واضح ہو گئی ہوگی۔

۲۔ بعض بقایادار موصی احباب سے دفتر خط و کتابت کرتا ہے۔ مگر موصی کی طرف سے اس کا جواب نہیں آتا۔ یاد دہانی پر یاد دہانی کی جاتی ہے مگر کئی موصی جواب تک نہیں دیتے۔ آخر لمبے عرصہ کا بقایادار ہونے کی وجہ سے اس کی وصیت مجلس کارپرداز منسوخ کر دیتی ہے۔ اس پر کئی موصی دفتر پر شکوہ کرتے ہیں۔ سو بذریعہ اعلان ہذا سب موصی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر موصی خود دفتر سے اپنا حساب مکمل رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ کوئی موصی یہ نہ سمجھے کہ جماعت کے عہدیدار سیکرٹری مال وغیرہ پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کوئی موصی سیکرٹری مال پر اپنی وصیت کا انحصار نہ رکھے۔ جب کبھی دفتر کی طرف سے کسی امر کے متعلق دریافت کیا جائے۔ موصی احباب فوری طور پر اس کا خود جواب دیں۔

۳۔ تیسری بات جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر موصی چندہ ادا کرتے وقت اس بات کی تسلی کر لیا کرے کہ میرا ادا کردہ چندہ حصہ آمد میں جاتا ہے۔ اور سیکرٹری مال بھی اس بات کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں۔ کہ موصی کا چندہ اس کے نام بمد وصیت کے ساتھ حصہ آمد میں دفتر محاسب میں بھیجا جایا کرے۔ بہت سے سیکرٹری مال ایسے ہیں جو حصہ آمد کی رقم کو چندہ عام میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موصی کے کھاتہ میں وہ رقم درج نہیں ہو سکتی۔ اور وہ موصی بقایادار سمجھا جاتا ہے۔ سو یہ ایک بڑی ضروری بات ہے۔ کہ وصیت کی رقوم تفصیل کے ساتھ دفتر محاسب میں بھیجی جایا کریں۔ تا ہر موصی کی رقم اس کے کھاتہ میں درج ہو سکے۔ اور اس کا حساب درست رہ سکے۔

۴۔ چوتھی بات جو نہایت ضروری ہے۔ کہ موصی احباب اپنی آمد کی کمی بیشی سے دفتر کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ ایسی اطلاعات کے نہ آنے سے بھی حسابات میں بہت گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ جو سالہا سال تک چلتی چلی جاتی ہے۔

امید ہے کہ سب موصی ان باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھیں گے۔ اور دفتر کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور اپنے حساب کو ہمیشہ صاف رکھیں گے۔

خاکسار:۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان

احمدیہ مشن نایجیریا (مغربی افریقہ) کی کامیاب تبلیغی و تربیتی اور تعلیمی مساعی

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

جس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں تبلیغی مشن قائم ہیں۔

چیچک کی وباء

جنوری کے اواخر میں نایجیریا میں چیچک کی وباء نے حملہ کیا۔ پہلے شمالی علاقہ میں بعد ازاں مغربی علاقہ کے دار الخلافہ اباداں میں اس کا شدید حملہ ہوا۔ اور پھر لیگس میں بھی اس کے کئی کیس ہوئے جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے پبلک جلسے بھی بند کر دیئے۔

مکرمی سیفی صاحب نے خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اس موقعہ پر اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس موقعہ پر کوئی موقعہ دوسروں کی خدمت کا ہاتھ سے جانے نہ دے۔ نیز احمدی یہ ثابت کریں۔ کہ وہ موجودہ ترقی اور روشنی میں ترقی پسند ہیں۔ اور ایسے پرانے خیالات کے حامل نہیں۔ جن کی بناء پر لوگ ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور ہدایت کی کہ لیگس کے احمدی جمعہ کے بعد ہی ایک کمیٹی مقرر کریں جو اسباب کا جائزہ لے۔ کہ کہاں اس بارہ میں مدد کی ضرورت ہے۔ نیز یہ کہ کوئی احمدی فرد خصوصاً بغیر ٹیکہ کے نہ رہ جائے۔ چنانچہ اس پہ عمل درآمد کیا گیا۔

اس عرصہ میں جن میٹنگوں میں شمولیت اختیار کی گئی۔ ان میں سے بعض اہم میٹنگیں درج ذیل ہیں:-

(۱) کونسل آف مسلم سکولز پروپرائٹرز کی سالانہ میٹنگ میں شمولیت کی گئی۔ اس میں سب سے اہم آئیٹم "مسلم ٹریننگ سنٹر" کا اجراء تھا۔ جو سوال خاص طور پر زیر غور تھا وہ اس سکول کے لئے سٹاف کا تھا۔ سٹاف کے لئے کوشش کرنے اور اس بارہ میں گورنمنٹ سے تصفیہ وغیرہ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس کے مکرم سیفی صاحب چیئرمین منتخب ہوئے۔ آپ اس بارہ میں دو میٹنگز بلا چکے ہیں

دوسری میٹنگ مسلم ٹیچرز کی تنظیم کے افسروں کی سالانہ میٹنگ تھی۔ اس میں افسروں کا دوبارہ انتخاب ہوا جس میں مکرمی سیفی صاحب دوبارہ وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔

دفتری کام

جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کی مختصر رپورٹ اور ان کے بارہ میں احمدیہ نیوز ایجنسی کے پریس ریلیز اور بعض دیگر سرکلرز متعلقہ جگہوں پر اور نایجیریا کے مشنوں کو بھیجے گئے۔

اخبار بدر کی ملکیت وغیرہ کے متعلق اعلان

اخبارات سے متعلق ایک سرکاری قاعدہ کی تعمیل کرتے ہوئے اخبار بدر کی ملکیت وغیرہ کے بارہ میں مطلوبہ امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

۱۔ اخبار بدر کا مقام اشاعت — قادیان

۲۔ میعاد وقفہ اشاعت — ہفتہ وار

۳ و ۴۔ پرنٹر و پبلشر کا نام — ملک صلاح الدین ایم۔ اے

قومیت — انڈین

پتہ — محلہ احمدیہ قادیان

۵۔ ایڈیٹر کا نام — محمد حفیظ بقاپوری

قومیت — انڈین

پتہ — محلہ احمدیہ قادیان

۶۔ ان افراد کے نام اور پتہ جات جو اخبار کے مالک یا حصہ دار یا مکمل سرمایہ میں سے ایک فیصدی رکھتے ہیں۔ — اخبار بدر کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے جو ایک مذہبی انجمن ہے۔ اور ۱۹۰۶ء سے باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ ہے۔

مندرجہ امور کو میں اپنے ذاتی علم و واقفیت کی بناء پر بالکل درست اور صحیح قرار دیتا ہوں۔

صلاح الدین ایم۔ اے

پبلشر اخبار بدر قادیان مورخہ [illegible]

بقایادار جماعتیں اور افراد فوری توجہ کریں

موجودہ مالی سال کے دس ماہ ہو چکے ہیں۔ اور صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لیکن متعدد جماعتوں کے ذمہ ابھی بجٹ لازمی چندہ جات کا کثیر حصہ بقایا ہے

ہر جماعت کو اس کے بقایا کی پوزیشن سے باقاعدہ ماہوار اطلاع بھجواتے ہوئے ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اسی طرح بقایادار احباب کو انفرادی طور پہ مرکز کی طرف سے تحریک ارسال کرتے ہوئے ادائیگی واجبات کے لئے تاکید کی جاتی رہی ہے۔ لیکن متعدد جماعتوں اور احباب کے ذمہ بدستور بقایا چلا آرہا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ دوستوں نے اپنے مالی فرائض کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔

اگر جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس فرماتے۔ تو بقایا کی موجودہ پوزیشن ہرگز قائم نہ رہتی۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اپنا محاسبہ کر کے اپنے ذہن میں اس امر کو مستحضر کرے کہ وہ ایک زندہ جماعت کا فرد ہے۔ اور اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ جسے اس نے پورا کرنا ہے۔ تبلیغ و اشاعت اور سلسلہ کی دیگر ضروریات کو پس پشت ڈال کر مالی قربانی کے جہاد میں اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور عملی طور پر اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم اپنے وعدہ بیعت کو پورا کرتے ہوئے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ خود بھی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اپنے حلقہ میں سست اور بقایادار احباب کی اصلاح کے لئے بھی موثر کارروائی فرمائیں تا موجودہ مالی سال کے آخر تک سو فی صدی بجٹ کی وصولی ممکن ہو سکے۔

کالیکٹ میں چوتھی آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ۱۶ اور ۱۷ مارچ کو کالیکٹ میں چوتھی آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دوسرے احمدی مبلغین علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

احباب کرام اس کانفرنس کی کامیابی اور اس کے خوشکن نیک نتائج کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ایم علی کویا

سیکرٹری آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کالیکٹ (کیرالہ)

خریداران مصباح توجہ فرمادیں!

بھارت میں رسالہ مصباح کے خریداران سے ضروری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے بقایا جات جلد سے جلد صاف فرما کر آئندہ کا چندہ پیشگی عنایت فرما دیا چندہ قادیان میں امانت مصباح میں جمع کرا دیں یا اگر آسانی سے پاکستان میں ادائیگی کر سکتے ہوں تو ادا کر دیں۔ بقایاداروں کو مصباح میں چٹ بھیجی جا چکی ہے۔ اگر ایک ماہ تک کوئی اطلاع نہ موصول ہوئی۔ تو مجبوراً مصباح بند کرنا پڑے گا۔

قادیان۔ بنگال۔ یادگیر۔ مدراس۔ کلکتہ۔ رانچی بہار کے خریدار خاص طور پر توجہ فرمادیں۔ امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ [illegible] کو فیصلہ فرمایا ہے کہ علاقہ جموں و پونچھ کی جماعتوں کیلئے علیحدہ صوبائی نظام قائم کرتے ہوئے فی الحال بابو محمد یوسف صاحب صوبائی امیر اور عبد الحق صاحب خادم [illegible] سیکرٹری تعلیم و تربیت و سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ جملہ جماعتیں اس سے مطلع ہوں [illegible]

(ناظر امور عامہ قادیان)

قادیان میں پولنگ بقیہ صفحہ ۱

جونکہ جماعت احمدیہ کی پرانی معروف پالیسی یہ رہی ہے کہ ملک کے استحکام کو ہر امر پر ترجیح دی جانی چاہیئے اور کسی ایسی پارٹی سے تعلق رکھنا جائز نہیں۔ جو تشدد۔ تعصب اور فتنہ انگیزی کی حامی ہو۔ اس لئے ہم نے کانگرس کی سیکولرزم بے تعصبی رواداری کے باعث اس کی حمایت کا فیصلہ کیا اور نہ صرف اخبار بدر کے ذریعہ بلکہ جماعت ہائے احمدیہ کی تمام شاخوں کو خطوط بھجوا کر اپنے نظریہ کا اعلان کیا۔

قادیان میں رائے دہندگی کا انتظام میونسپلٹی آفس۔ کلاسوار خالصہ ہائی سکول (عمارت تعلیم الاسلام ہائی سکول) - وید کور گرلز سکول (عمارت نصرت گرلز سکول) اور ڈی اے وی پرائمری سکول گویا کہ چار مقامات پر تھا۔ سفید خشرہ سے کم وبیش دو درجن احمدی افراد ہفتوں کی نقول اور پروپیگنڈا میں مصروف تھے۔ اور آج ۲۸ر فروری کو بھی چاروں مقامات پر تقریباً پچاس ذمہ دار افراد خدمات بجا لا رہے تھے۔ جن کے بغیر اس کام کی تکمیل ممکن نہ معلوم ہوتی تھی۔

جماعت احمدیہ کے افراد کا پولنگ سٹیشن دفتر میونسپلٹی تھا۔ چنانچہ نور ہسپتال کے قریب خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ اور ٹانگوں پر دن بھر تقریباً پردہ مستورات اور بوڑھے اور بیمار ہمارے کیمپس آتے رہے اور ایک اچھی تنظیم کے ساتھ تمام ووٹ ڈالے گئے۔ ہمارے ووٹ تین سو انچاس تھے۔ ہماری جماعتی تنظیم کی عمدگی کے باعث کانگرس کے عہدہ داروں کو ان کو ہمارے حلقہ کے بارہ میں پوری تسلی رہی۔ بلکہ اس حسن کارکردگی کے باعث دیگر حلقہ جات میں بھی ہمارے کارکن طلب کئے جا رہے ہیں اور ہم کانگرس کی امداد کی خاطر ان مقامات پر

ہندوستان وممالک غیر کی خبریں

بھی اپنے رضاکار بھجوا رہے ہیں۔

بمبئی ۲۵ر فروری۔ وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو نے کیرالہ میں اپنے انتخابی دورہ کے دوسرے اور آخری دن وہاں کے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ مضبوط حکومت بنانے کے حق میں رائے دیں تاکہ کیرالہ خوش حالی کی طرف آگے بڑھ سکے۔

کالیکٹ سے گذرتے ہوئے وزیر اعظم نہرو نے کہا کہ لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہی وہ علاقہ (مالا بار) ہے جہاں سب سے پہلے مغربی ملکوں نے قدم جمائے یہ پورے ہندوستان کے لئے ایک سبق ہے اگر ہندوستان کے کسی کونے میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اس سے پورے ملک پر اثر پڑتا ہے اس لئے ہم کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اس ملک کے اتحاد کو ختم کر دے۔

جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہندوستان کے تمام عظیم مذاہب خواہ ہندو مت ہو یا عیسائیت یا اسلام سب ہمارے سیکولر ہندوستان کے مذہب ہیں اور جو شخص فرقہ پرستی اور تخریب کے بیج بوتا ہے۔ اسے یہ محسوس کر لینا چاہیئے کہ وہ ایسا کر کے ہندوستان کی آزادی کو چیلنج کر رہا ہے۔

وزیر اعظم نہرو نے کہا کہ آپ جدائی یا علیحدگی کا خیال تک نہ کیجئے۔ میں تو اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہماری قومی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ لیکن خواہ آپ مسلمان ہوں یا عیسائی یا ہندو فرقہ وارانہ جماعتوں کا باقی رہنا بالکل بے معنی اور خطرناک ہے۔

وزیر اعظم نہرو نے کہا کہ ہندوستان میں ہندو عیسائی اور مسلمان تینوں بڑے فرقے ہیں۔ اور جب تک یہ تینوں بڑے فرقے مل کر کام نہیں کریں گے ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔

نئی دہلی ۲۷ر فروری۔ حکومت ہند نے ایک نئی تجرباتی اسکیم پڑھے لکھے بے روزگاروں میں محنت کے وقار اور اپنی مدد آپ کرنے کو زیادہ پسندیدہ خیال کرنے کا جذبہ بڑھانے کا باعث ہوگی۔

اس اسکیم کے ماتحت ملک بھر میں کام اور نئی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے چار مراکز کھولے جائیں گے۔ یعنی کیرالہ۔ دہلی۔ بمبئی بنگال اور اتر پردیش کی ریاستوں میں ایک ایک مرکز کھولا جائے گا۔ کام اور نئی صلاحیتیں پیدا کرنے کے ہر ایک مجوزہ مرکز میں میٹرک سے لے کر یونیورسٹی معیار تک کے ایسے ۲۵۰ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو جن کا نام تبادلہ روزگار کے

دفتروں میں درج ہوگا۔ تقریباً چھ ماہ کے لئے نئی صلاحیتیں پیدا کرنے کا کورس دیا جائے گا۔ اس دوران میں ان کو گزارہ الاؤنس بھی دیا جائیگا

احمدی خواتین کی شہریت میں تبدیلی بقیہ

بر قانون بنایا جائے۔ چنانچہ بھارتی لوک سبھا (پارلیمنٹ) کی طرف سے ایسا قانون پاس ہو چکا ہے اس قانون کے مطابق درخواست کنندہ کو ڈی سی کے سامنے حلف نامہ پر دستخط کرنے ضروری ہیں اس لئے ہماری درخواست پر جناب بھیم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ازراہ نوازش آج مورخہ ۲۷ر فروری کو قادیان میں ہی تشریف آوری کا پروگرام رکھا۔ چنانچہ آپ کے سامنے قادیان کی پولیس چوکی میں بائیس خواتین نے حلف ناموں پر دستخط کئے۔ ان میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب) کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ (قبل ازیں جو فارم پر کئے گئے تھے ان میں غلطی ہو گئی تھی اب صحیح پر کئے گئے ہیں۔ اور مزید خواتین بھارتی شہری ہو گئی ہیں)

ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ ہندوستان کو اپنا وطن سمجھ کر یہاں قیام کریں اور سچے دل سے اور پوری تندہی سے اپنے ملک کی حکومت سے تعاون کریں اور ہمارے افراد کا کوئی حصہ بھی نہ اپنی نظروں میں اجنبی ہو اور نہ ہی دوسروں کی نظروں میں اجنبیت